سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی۔9 ایس سی آر

ڈپٹی ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن
اینڈ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ اتھارٹی اور دیگران

بنام

شیخ مولا اور دیگر

22 نومبر 2006

(اریجیت پسیات اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

ملازمت کا قانون:

پرائمری اسکول کے استاد کی تقرری-تنازعہ اگر مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس مطلوبہ اہلیت ہے-ایک سرکاری حکم کے حوالے سے نیچے دی گئی عدالتوں میں کہا گیا ہے کہ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس مساوی اہلیت-حق کا حق ہے، نامناسب ہے کیونکہ نیچے دی گئی سرکاری حکم-عدالتوں میں اس طرح کا کوئی اشارہ نہیں ہے جس میں قیاس آرائی پر مبنی نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی کی گئی ہو، وہ بھی تنازعہ کی نوعیت کی تعریف کیے بغیر۔

جواب دہندہ نمبر 1 نے ہندی مضمون میں پرائمری اسکول ٹیچر کے طور پر تقرری کے لیے درخواست دائر کی۔ درخواست اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں تھی۔ عرضی گزاروں کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس ٹی سی ایچ کی مطلوبہ اہلیت یا اس کے مساوی کوئی اہلیت نہیں تھی اور اس نے صرف ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ (ٹی ٹی سی) کے مساوی امتحان پاس کیا تھا۔ تاہم، ٹریبونل کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ حکومت کے اگست 1974 کے حکم کو محض پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس مطلوبہ اہلیت ہے کیونکہ اس کے پاس جو اہلیت ہے وہ ٹی سی ایچ کے مساوی ہے۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: ٹریبونل واقعی الجھن میں تھا کہ تنازعہ کا موضوع کیا تھا جو اس کے مشاہدات سے واضح ہے۔ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی جیسے کہ حکومت کے 24/26 اگست 1974 کے حکم نامے میں یہ موقف واضح کیا گیا ہو کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس جو اہلیت ہے۔ 1 ٹی سی ایچ کے برابر تھا۔ واقعی اس طرح کا کوئی اشارہ نہیں ہے۔ چاہے کوئی خاص اہلیت دوسرے کے مساوی ہو، اس کا خاص طور پر اشارہ کرنا ہوگا۔ ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ نظریاتی نتیجہ، وہ بھی تنازعہ کی نوعیت کی تعریف کیے بغیر، ٹریبونل اور عدالت عالیہ کے فیصلوں کو کمزور بنا دیتا ہے۔ اسی کے مطابق انہیں الگ کر دیا جاتا ہے۔ (320-ای-ایف؛ 321-اے-بی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5152۔

ڈبلیو پی نمبر 2768/2003 (ایس-کیٹ) میں بنگلور میں کرناٹک عدالت عالیہ کے تاریخ کے 16-3-2004 کے حکم کے درمیان فیصلے سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سنجے آر ہیج۔

جواب دہندگان کے لیے ایس نندا کمار، اے سنتھا کمار، مایل سی، محترمہ رینوکا دیوی اور وی این راگھوپتی۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ارجیت پسیات، جسٹس اجازت دی گئی۔

اس عرضی میں چیلنج کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی طرف سے عرضی گزاروں کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے منظور کردہ حکم کو ہے۔ عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کرناٹک انتظامی عدالت (مختصر طور پر 'ٹریبونل') کے ذریعے منظور کردہ حکم کو تھا۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:-

جواب دہندہ نمبر۔1 نے انتظامی عدالت ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 19 کے تحت

ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی جس میں درخواست گزاروں کے ذریعے کیے گئے انتخاب کو کالعدم قرار دینے اور زمرہ IIB (مخصوص زمرہ) کے تحت انتخاب کے لیے اس کا نام شامل کرنے کی ہدایت اور ہندی مضمون میں پرائمری اسکول ٹیچر کے طور پر تقرری کا حکم جاری کرنے کی درخواست کی گئی۔ درخواست گزار جواب دہندہ نمبر۔ یہاں 1 نے بنگلور دیہی ضلع میں پرائمری اسکول اسسٹنٹ ٹیچر (ہندی) کے طور پر تقرری کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ اس کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ مطلوبہ قابلیت جیسا کہ نوٹیفکیشن نمبر۔ سی ایل، پرا، شا، شی، نی 2001-02/01 تاریخ شدہ 8.9.2001 درج ذیل ہیں:

"1۔ پی یو سی اور ٹی سی ایچ یا اس کے مساوی امتحانات پاس ہونا ضروری ہے۔

* لیکن وہ امیدوار جنہوں نے 1989 سے پہلے ٹی سی ایچ کورس میں داخلہ لیا تھا وہ اہل ہوں گے اگر انہوں نے ایس ایس ایل سی اور ٹی سی ایچ یا اس کے مساوی امتحان پاس کیا ہو۔

عرضی گزاروں کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 1۔ میرے پاس ٹی سی ایچ کی اہلیت نہیں تھی۔ اس نے وہ امتحان پاس کیا تھا جو ٹیچر ٹریننگ سرٹیفکیٹ (ٹی ٹی سی) کے مساوی ہے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ نمبر۔ 1 کے پاس مطلوبہ اہلیت تھی۔ اس مقصد کے لیے حکومت کرناٹک کی کارروائی پر انحصار رکھا گیا تھا (آرڈر نمبر۔ ای ایف۔ 43 پی ایچ این 72 بنگلور، تاریخ: 24 / 26 ویں اگست، 1974)۔

ٹریبونل کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے، عدالت عالیہ کے سامنے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں اس موقف کا اعادہ کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ کے پاس اہلیت نمبر۔ 1 ٹی سی ایچ کے مساوی نہیں تھا لیکن ٹی ٹی سی کے مساوی تھا۔ عرضی کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا گیا کہ حکومت کے اگست 1974 کے حکم نامے کو محض پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کے پاس اہلیت نمبر 1 ہے۔ 1 ٹی سی ایچ کے برابر تھا۔

عرضی گزاروں کے وکیل نے پیش کیا کہ ٹریبونل اور عدالت عالیہ دونوں اس نتیجے پر پہنچنے میں سنگین غلطی کا شکار ہو گئے کہ حکومت کے 24/26 ویں اگست 1974 کے حکم کے حوالے سے حاصل کردہ اہلیت ٹی سی ایچ کے مساوی تھی۔ اس حکم میں ٹریبونل یا عدالت عالیہ کے فیصلے کے انداز میں بھی کوئی اشارہ نہیں ہے۔

دوسری طرف جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مذکورہ حکم کو محض پڑھنے سے یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ سرکاری حکم میں بتائے گئے کورسز کو ہائی اسکول یا سیکنڈری اسکول اور تربیتی اداروں میں ہندی کی تعلیم کے مقصد کے لیے مساوی کورسز کے طور پر مانا جانا چاہیے۔اس طرح، اہلیت پرائمری اسکول میں تقرری کے مقصد کے لیے لاگو ہوتی تھی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹریبونل واقعی الجھن میں تھا کہ تنازعہ کا موضوع کیا تھا۔ٹریبونل کے درج ذیل مشاہدے سے یہ واضح ہے:

''بلاشبہ، درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ دستاویزات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے سال 1990 میں ایس ایس ایل سی پاس کیا ہے (ضمیمہ-اے 2، مارکس کارڈ ہے)، سال 1993 میں پی یو سی (ضمیمہ-'اے '4 مارکس کارڈ ہے) اور میسور ہندی پراچر پریشد کا ہندی اتما (ضمیمہ 'اے '4 سرٹیفکیٹ ہے)۔درخواست گزار نے ٹی سی ایچ پاس نہیں کیا ہے۔لیکن اس کا معاملہ یہ ہے کہ کیندریہ ہندی شکشنا منڈل آگرہ کی ہندی شکشنا پروین پرکشا میں پاس کو حکومت کرناٹک نے ٹی سی ایچ کے مساوی تسلیم شدہ ہے اور اس طرح درخواست دہندہ تعلیمی قابلیت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ان حالات میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا درخواست گزار کی طرف سے پاس کی گئی ہندی شکشن پروین پرکشا اساتذہ کی تربیت کے سرٹیفکیٹ کے مساوی ہے؟"

(زور دیا گیا)

عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی جیسے کہ حکومت کے 24/26 ویں اگست 1974 کے حکم نامے میں یہ موقف واضح کیا گیا ہو کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے پاس جو اہلیت ہے۔ 1 ٹی سی ایچ کے برابر تھا۔ واقعی اس طرح کا کوئی اشارہ نہیں ہے۔چاہے کوئی خاص اہلیت دوسرے کے مساوی ہو، اس کا خاص طور پر اشارہ کرنا ہوگا۔ایسا نہیں کیا گیا ہے۔نظریاتی نتیجہ یہ بھی کہ تنازعہ کی نوعیت کی تعریف کیے بغیر ٹریبونل اور عدالت عالیہ کے فیصلوں کو کمزور بنا دیتا ہے۔اسی کے مطابق انہیں منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے لیکن اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر۔

بی بی بی اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document